مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴- جنوری ۱۹۴۰ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج کھانسی کی زیادہ شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں ۔۔

آج صبح حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحب۔ خان مسعود احمد خان صاحب بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب بھی ساتھ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بیگم صاحبہ دانتوں کے علاج کے لئے تشریف لے گئی ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے چوہدری مظفر الدین صاحب بی۔ اے مبلغ ڈھاکہ (بنگال) بھیجے گئے ہیں۔

سنہ ۱۹۴۰ء کے میٹرک کے امتحان میں شریک ہونے والے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اور طالبات کا دینیات کا سالانہ امتحان نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت آج تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں لیا گیا ۔۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حیاتِ مسیح کے عقیدہ میں قباحتیں

"افسوس کہ یہ علما اس بات کو خوب سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت سید الرسل و سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک مُردہ رسُول قرار دینا۔ اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا۔ اس میں جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہتک ہے۔ اور یہی وُہ جھوٹا عقیدہ ہے۔ جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔ اور اصطباغ لئے ہوئے گرجاؤں میں بیٹھے ہوئے ہیں مگر پھر بھی یہ لوگ اس باطل عقیدہ سے باز نہیں آتے۔ بلکہ میری مخالفت کی وجہ سے اور بھی اس میں اصرار کرتے اور حد سے بڑھتے جاتے ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ)

کوئی آسمان سے نہیں اُتریگا

"یاد رکھو۔ کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ..... ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں۔ وُہ تمام مریں گے ..... اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی۔ وُہ بھی مرے گی۔ ..... اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وُہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھیگی تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا۔ کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دُنیا دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسٰے اب تک آسمان سے نہ اُترا تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔

آیت خاتم النبیّین کے معنی

"ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ جو فرمایا۔ کہ ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیّین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وُہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے۔ بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر۔ مگر نہ کسی اور کو۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

"اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی۔ کہ عیسٰے کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ سے کو چھوڑ دینگے۔ اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وُہ تخم بویا گیا۔ اور اب وُہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

وصیتیں

نمبر ۵۵۰۷:- منکہ ایم عبدالرحمٰن ولد میاں محمد بخش صاحب مرحوم قوم سیبل پیشہ دکانداری عمر تقریباً ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان جس میں ہم چار بھائی شریک ہیں جس کی قیمت -/۱۵۰۰ روپے ہے۔ میری دکان پرچون جس کا سرمایہ -/۸۰۰ ہے اس میں ہم چار بھائی شریک ہیں۔ اور اس پر ہی ہمارا گزارہ ہے۔ اس کی ماہوار آمدن قریباً -/۲۰ روپے ماہوار ہوتی ہے۔ میں اپنی آمدنی کا حصہ ماہ بماہ تاحیات داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میری وفات کے وقت اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنی آمدنی و جائداد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ:- مکان مذکورہ واقعہ بلاک ۸ ڈیرہ غازی خان ہے۔

مکان مذکورہ کا حصہ مبلغ -/۲۷/۸ روپے میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:- ایم عبدالرحمٰن بقلم خود
گواہ شد:- حاجی حسن خان
گواہ شد:- ملک عزیز محمد پلیڈر

نمبر ۵۵۰۸:- منکہ شیخ نور احمد ولد شیخ فضل الدین صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کھیوا باجوہ ڈاکخانہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو قریباً مبلغ تیس روپے ماہوار ہے۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔

اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:- شیخ نور احمد جنرل سکرٹری حلقہ گنج جماعت احمدیہ لاہور۔
گواہ شد:- مرزا رحمت اللہ بی۔ اے پنجاب سول سکرٹریٹ لاہور۔
گواہ شد:- حکیم جلال الدین پریذیڈنٹ حلقہ گنج جماعت احمدیہ لاہور۔
گواہ شد:- چوہدری بدر دین کھٹانہ سکرٹری تعلیم و تربیت حلقہ گنج جماعت احمدیہ لاہور

نمبر ۵۵۰۹:- منکہ تجمل حسین ولد سید محمد حسین احمدی قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ظفر وال (حال دار رورو ٹمرد) ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میں -/۷۵ شلنگ ماہوار کا ملازم ہوں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ جس قدر ماہوار آمد میں ترقی ہوتی رہے گی۔ اسی قدر حصہ وصیت میں بھی زیادتی کرتا رہونگا اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ میرے ورثاء کو دخل اندازی کا کوئی حق نہ ہوگا۔

العبد:- سید تجمل حسین احمدی
P. O. Ruwu East Africa.

گواہ شد:- چوہدری نذیر احمد احمدی
P. O. Ruwu East Africa

گواہ شد:- چوہدری محمد شریف احمدی پوسٹ بکس ۱۳۱۷ نیروبی مشرقی افریقہ میں تصدیق کرتا ہوں کہ جائداد نہیں سید محمد حسین والد موصی و آنریری انسپکٹر وصایا بقلم خود (دفتر قانونگوئی نارووال ضلع سیالکوٹ)

نمبر ۵۴۹۶:- منکہ عنایت اللہ ولد چوہدری اللہ بخش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال نیروبی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد -/۲۰۰ شلنگ ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- چوہدری عنایت اللہ احمدی معرفت ایم۔ ٹی۔ سی۔ ر کے اے۔ آر نمبر ۲۳۴۔ A نیروبی
گواہ شد:- نثار احمد نیروبی
گواہ شد:- محمد اکرم خان غوری سکرٹری وصایا نیروبی
گواہ شد:- محمد اعظم خان غوری نیروبی

نمبر ۵۵۱۱:- منکہ میاں خدا بخش نمبردار ولد میاں فتح محمد قوم جٹ گوندل پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) چار مربعہ جات اراضی زرعی واقعہ موضع کوٹ مومن وکوٹ راجہ مالیتی تیس ہزار روپیہ

(۲) مکان دو منزلہ پختہ واقعہ موضع کوٹ مومن نو ہزار روپیہ

(۳) مویشیان مالیتی ایک ہزار روپیہ یعنی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ مالیتی چالیس ہزار روپیہ کی ہے۔

(۴) مزید براں نمبردار بھی ہوں۔ جس کی سالانہ آمدن ہے۔

مندرجہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ اور میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ ۱/۱۰ حصہ جائداد حین حیات میں ادا کر دونگا جو رقم بطور حصہ جائداد کے ادا کرتا رہوں۔ وہ ۱/۱۰ حصہ میں مجرا دی جایا کرے اور آمدنی نمبرداری کا بھی ۱/۱۰ حصہ سالانہ ادا کیا کروں گا۔ اگر خدانخواستہ حین حیات میں جو رقم واجب الوصول ادا نہ کر سکوں وہ بعد وفات میرے میری جائداد سے صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان وصول کرنے کی مجاز ہوگی۔ بعد وفات منظر۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا صدر انجمن احمدیہ کو ثابت ہو جائے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصولی کی انجمن مجاز ہوگی۔

العبد:- خدا بخش نمبردار کوٹ مومن موصی بقلم خود
گواہ شد:- سید محمد حسین احمدی دفتر قانونگوئی نارووال ضلع سیالکوٹ موصی نمبر ۲۵۱۳ نیز آنریری انسپکٹر وصایا بقلم خود۔
گواہ شد:- دوست محمد ولد حاجی امیر الدین سکنہ کوٹ مومن سکرٹری انجمن احمدیہ بقلم خود
گواہ شد:- فضل الدین ریڈر ہائی کورٹ لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰ دسمبر کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے میری لڑکی اقبال خانم کا نکاح بعوض مبلغ -/۴۰۰ روپیہ مہر چوہدری بشیر احمد صاحب سکنہ کھوکھر تحصیل نارووال کے ساتھ پڑھا۔ دوسری لڑکی صفیہ خانم کا نکاح بعوض مبلغ -/۴۰۰ روپیہ مہر شیخ محمد اکرم محمود ولد شیخ محمد اسلم صاحب ٹھیکہ دار سکنہ پسرور ضلع سیالکوٹ کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتے مبارک کرے۔ آمین

خاکسار:- محمد عبد اللہ حمید ہیلتھ انسپکٹر قلعہ سوبھا سنگھ

ضرورت ناطہ

مرزا محمد شریف بیگ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل۔ گجرات کے باشندے مخلص احمدی ہیں۔ مبلغ ۱۲۰/۔ روپے تنخواہ لے رہے ہیں۔ ۲۰۰/۔ روپے تک ۸/۔ سالانہ ترقی ہوگی۔ آئندہ نمبر آنے پر چار سو روپے تک تنخواہ ہوگی۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ ان کو تعلیم یافتہ سلیقہ شعار معزز و مخلص خاندان کے رشتہ کی ضرورت ہے حاجت مند اصحاب ان کے والد مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی موجد تریاق چشم گاہی شاہ دولہ گجرات پنجاب کی معرفت رشتہ کے متعلق خط و کتابت کریں۔ اور لڑکی کے حالات و کوائف معہ جملہ شرائط متعلقہ نکاح درج فرمائیں۔ تاکہ دوبارہ خط و کتابت کی ضرورت نہ رہے۔

مرزا محمد شریف بیگ صاحب والدین کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ کوئی بھائی بہن اور اولاد نہیں ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۳ جنوری۔ رائل ایر فورس کے طیاروں نے گذشتہ شب وائنا اور پراگ پر پرواز کی۔ اور پمفلٹ گرائے۔ اور بخیر و عافیت واپس آ گئے۔ شہروں پر وہ بہت تھوڑی بلندی پر پرواز کرتے رہے

بمبئی ۱۳ جنوری۔ آج مسٹر جناح نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ جو ایک گھنٹہ جاری رہی۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے بھی ملاقات کی۔ یہ بھی ایک گھنٹہ جاری رہی۔

لاہور ۱۲ جنوری۔ لائل پور کے کسی کالج کا ایک ۲۲ سالہ مسلم نوجوان محمد اکبر نام آج شہید گنج میں اپنا نام پرکاش بتا کر داخل ہو گیا۔ اور وہاں کافی عرصہ گھومنے کے بعد کرپان کے ساتھ جو بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے کپڑوں میں چھپائی ہوئی تھی تین سکھوں پر حملہ کیا۔ جن میں سے ایک کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ پولیس کے ایک سپاہی نے اس کے سر پر لاٹھی مار کر اسے نیچے گرا دیا۔ اور گرفتار کر لیا۔ شہر میں بالکل امن و امان ہے۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ جرمن ہائی کمانڈ پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ برطانیہ کے وزیر جنگ نے استعفیٰ اس وجہ سے دیا ہے کہ برطانوی افواج کا سامان جنگ نہایت ادنیٰ درجہ کا ہے۔ اور وزیر اعظم برطانیہ نے حال میں مغربی محاذ کے معائنہ کے بعد اس پر اعتراض کیا تھا۔ جو برطانیہ کے دفتر جنگ نے ایک اعلان کے ذریعہ اس کی پرزور تردید کی ہے۔

ہیلسنکی ۱۳ جنوری۔ اس وقت قریباً ۱۸ ہزار روسی سپاہ عثمانی فن لینڈ میں فن افواج کے نرغہ میں ہے۔ فنش افواج نے سلا اور کچوہری کے مابین کئی مقامات پر سڑک کو توڑ دیا ہے۔ اس لئے یہ باقی روسی فوج سے کٹ گئی ہے اور اب کوئی امداد حاصل نہیں کر سکتی۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ فن سفیر نے اعلان کیا ہے کہ روس کے حملہ کے آغاز سے کر اب تک روسی طیاروں سے ۴۳۲ فن ہلاک اور ۲۶۹ شدید مجروح ہوئے ہیں ۲۱۰ خفیف طور پر مجروح ہوئے ہیں۔

جنیوا ۱۳ جنوری۔ مصر کے وزیر اعظم نے لیگ آف نیشنز کو مطلع کیا ہے کہ حکومت مصر لیگ کی قرارداد کے مطابق فن لینڈ کو پوری طرح امداد دینے کے لئے تیار ہے۔

رنگون ۱۳ جنوری۔ ایک ماتحت عدالت نے ۵۵ ہندوستانی ملاحوں کو اس لئے تین تین ماہ قید سخت کی سزا دی تھی۔ کہ انہوں نے تجارتی سفر کرنے والے جہازوں پر کام کرنے سے تنخواہوں میں اضافہ کے بغیر انکار کر دیا تھا۔ آج ہائیکورٹ نے ان کو بری کر دیا۔ اور لکھا ہے کہ جب جرمن آبدوزیں ظالمانہ طور پر جہاز ڈبو رہی ہیں۔ تو ان کا مطالبہ جائز تھا۔ بے شک انہوں نے کمپنی سے معاہدہ کر رکھا تھا۔ مگر تبدیل شدہ حالات کے ماتحت معاہدہ بھی بدل گیا۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ آرچ ڈیوک فیلکس آف آسٹریا نے اعلان کیا ہے کہ جنگ چند ماہ کے اندر اندر ختم ہو جائیگی جو منی میں زبردست انقلاب آئیگا۔ آسٹریا اور چیکوسلواکیہ میں بھی انقلابی پارٹیاں طاقت پکڑ رہی ہیں۔ اور وہاں بھی بہت جلد انقلاب پیدا ہو کر رہے گا۔

ایمسٹرڈم ۱۳ جنوری۔ برلن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہٹلر فن لینڈ کی جنگ کو بہت جلد ختم کرانا چاہتا ہے کیونکہ اسے خطرہ ہے۔ کہ اگر فن لینڈ کا جھگڑا ختم نہ ہؤا۔ تو مغربی یورپ میں جنگ کے پھیل جانے کا شدید اندیشہ ہے۔ جس سے جرمنی کو لازماً نقصان پہنچے گا۔ نیز روس نے جرمنی کے ساتھ جو تجارتی معاہدہ کیا تھا۔ اس کی تکمیل بھی صلح کی صورت میں ہی ہو سکتی ہے۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ معلوم ہؤا ہے کہ روس اپنی فوجوں کی از سر نو تنظیم کر رہا ہے اور اس کی نگرانی سٹالن کے ہاتھ میں ہے وہ خود ہر معاملہ کے متعلق ٹیلیفون پر ہدایات جاری کرتا ہے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ آج صبح بلجیم کے اخباروں میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں لکھا ہے۔ کہ جرمن ہوائی جہازوں نے بلجیم کے علاقہ پر پرواز کی۔ جن پر توپوں نے گولے پھینکے۔ اور وہ واپس لوٹ گئے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ مغربی میدان جنگ میں رات کو امن رہا۔ لیکن دن کو ایک دوسرے پر گولے برسائے گئے۔ اور ہوائی جہازوں نے سرگرمی دکھائی۔

ٹوکیو ۱۴ جنوری۔ جاپان کے وزیر اعظم جنرل ابے نے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ آئندہ وزارت کون بنائے گا۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ بلجیم کے ان فوجیوں کو جو چھٹی پر تھے۔ واپس آنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ کاریگروں کو بھی بلا لیا گیا ہے یہ ملکی حفاظت کی تجاویز کے سلسلہ میں ہے

لنڈن ۱۴ جنوری۔ جرمن ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لڑائی کی وجہ سے کاریں باہر نہیں بھیجی جائیں گی۔ یہ فرانس اور برطانیہ کی ناکہ بندی کا اثر ہے

لنڈن ۱۴ جنوری۔ ترکی میں زلزلہ اور سخت سردی کی مصیبت تو نازل ہی تھی اب اس میں اضافہ اس طرح ہؤا ہے۔ کہ بھوکے بھیڑیے کثیر تعداد میں پہاڑوں سے اتر کر انقرہ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ اور بہت خطرہ کا باعث بن رہے ہیں

لنڈن ۱۴ جنوری۔ ترکی کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے برطانیہ کے دو جنگی جہاز مرہم پٹی اور کھانے پینے کی چیزیں لے کر ترکی کے ساحل پر پہنچ گئے ہیں۔ ان پر ۶۵۰ ٹن وزنی سامان لدا ہؤا ہے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ فن لینڈ میں روسیوں کی ہوائی سرگرمیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ایک مقام پر انہوں نے ۴۰۰ ہوائی جہازوں سے تازہ حملہ کیا۔ جس سے ۱۳ آدمی مرے اور ۷۰ زخمی ہوئے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ سالا کے مورچہ پر روسی اور فنی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ جہاں روسی زبردست حملہ کرنے والے ہیں۔ تا کہ فن لینڈ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں

دہلی ۱۴ جنوری۔ آج مراد آباد میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نے کہا۔ ہندوستانیوں کی تسلی دو باتوں سے ہو سکتی ہے۔ اول برطانیہ ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دے۔ دوم یہ مان لے۔ کہ ہندوستان کو اپنا آئین بنانے کا حق ہے۔

الہ آباد ۱۴ جنوری۔ گنگا جمنا کے سنگم پر آج ماگھ میلا شروع ہو گیا ہے جو ایک ماہ سے زائد عرصہ تک رہے گا۔ اور ۲۳ فروری کو ختم ہوگا۔ آج دو لاکھ کے قریب یاتریوں نے اشنان کیا۔ اس مقام پر ایک عارضی شہر آباد ہو گیا ہے جہاں کھانے پینے کی دوکانیں بجلی۔ ڈاکخانہ ہسپتال۔ تھانہ۔ اور سڑکوں کا انتظام ہے

لاہور ۱۴ جنوری۔ لاہور میں پھولوں کی جو نمائش ہو رہی تھی۔ اس میں حصہ لینے والوں نے ۱½ ہزار نارنگیاں حکومت پنجاب کو دی ہیں۔ حکومت یہ نارنگیاں ضلع حصار کے قحط زدوں میں بانٹنے کے لئے وہاں بھیج دے گی۔

کپورتھلہ ۱۴ جنوری۔ مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے وہ پابندی ہٹا دی ہے جو ریاست سے چاول باہر بھیجنے پر عائد کی گئی تھی۔

الہ آباد ۱۳ جنوری۔ معلوم ہؤا ہے کہ حکومت یو۔ پی در پردہ سول نافرمانی کی تحریک کے مقابلہ کے لئے زبردست تیاریاں کر رہی ہے۔ گذشتہ شب یہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اور بھی سرکاری حلقوں میں غیر معمولی سرگرمی ہے

الہ آباد ۱۳ جنوری۔ مسٹر سرجنی نیڈو نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو اور مسلمانوں میں کشیدگی کا باعث مذہب نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ اختیارات اور حقوق کے حصول

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال قربان کرنے کا زریں موقعہ

"میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارے اخلاص اور تمہاری قربانی۔ اور تمہاری محبت اور تمہاری فدائیت کا بھی ثبوت یہی ہو سکتا تھا کہ تم ثابت کرتے کہ تم نے احمدیت کے لئے اسی قسم کا نمونہ دکھا دیا ہے۔ جس قسم کی قربانیاں صحابہ نے کیں۔ مگر کیا تم کہہ سکتے ہو کہ تم واقع میں اس قسم کی قربانیاں کر رہے ہو۔ کیا تم میں وہ رجل رشید نہیں ہیں جو اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان احسان کے شکر کے طور پر کہ اس نے تمہیں اپنے مسیح کو ماننے کی توفیق بخشی۔ اپنا مال اور اپنی جان اس کی راہ میں قربان کر دیں۔ کیا تمہارے دل میں یہ درد پیدا نہیں ہوتا۔ کہ کاش تمہیں بھی ایسی قربانیوں کا موقعہ ملے۔ تا آنے والی نسلیں تمہارے اس نمونہ کو دیکھ کر تم پر درود بھیجیں۔ اور آسمان پر تمہاری قربانی اور ایثار کی تعریف کریں۔ نہایت چھوٹی چھوٹی قربانیاں ہیں۔ جو تمہارے سامنے پیش ہوتی ہیں۔ مگر تھوڑے سے عرصہ کے بعد تم ان کو بھول جاتے ہو۔ (تحریک جدید سال ششم کی قربانی میں حصہ لینے والی نصف سے زیادہ جماعتیں ہیں جنہوں نے ابھی تک سال ششم کے وعدے کی فہرست مکمل کر کے پیش نہیں کی۔ حالانکہ وعدے کی آخری تاریخ میں صرف دو ہفتے باقی ہیں۔ پس سال ششم کے وعدے کی فہرستیں نہ صرف جماعتوں کو جلد مکمل کرنی چاہئیں۔ بلکہ وہ افراد بھی جو اپنے وعدے براہ راست پیش کرتے ہیں۔ ان کو بھی وعدے کے پیش کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ سستی کی وجہ سے وقت گزر جائے۔ اور پھر کف افسوس ملنا پڑے۔ اس اعلان کو پڑھ کر فوری توجہ کرنی چاہیئے) اور تمہاری حالت اس افیونی کی طرح ہو جاتی ہے۔ جسے بار بار جگانا پڑتا ہے۔ اور وہ سو جاتا ہے"

بعض احباب نے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ جو سال پنجم کا چندہ ادا تو نہیں کر سکے۔ مگر ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے سال پنجم کا چندہ ادا کرنے والوں کو مہلت عطا فرما دی ہے۔ یا وہ اس کے بعد بھی مہلت لے چکے ہیں۔ کیا ایسے لوگ سال ششم میں وعدہ دے سکتے ہیں۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر وہ شخص جس نے سال پنجم کا چندہ ادا نہیں کیا۔ اور وہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء تک ادا کرنے والا ہے۔ یا اس کے بعد فروری یا مارچ وغیرہ میں۔ یا جن کا ارادہ سال ششم کے ساتھ اکٹھا ادا کرنے کا ہے۔ ان سب کو سال ششم کی قربانی میں شامل ہونے کی اجازت ہے۔ مگر یہ بات نہ بھول جائیں۔ کہ وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ وہ تحریک ہے۔ جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالےٰ کے دربار میں خاص مقام حاصل کریں گے۔ پس ایسی تحریک میں شامل ہونا جو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی وارث بنا دے ہر احمدی کی دلی خواہش ہونی چاہیئے۔ اس لئے سال ششم میں دوستوں کو جلد سے جلد اپنے وعدے اپنے امام کے حضور پیش کرنے چاہئیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مجلس مشاورت کے انعقاد کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال بیسویں مجلس مشاورت کا انعقاد حسب سابق تعطیلات ایسٹر میں ۲۲ تا ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء کو ہو گا۔

پرائیویٹ سیکرٹری

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرونِ ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر ۲۰ دسمبر تک بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۶۳۱	شیخ محمد عمر صاحب	جہلم	۱۶۶۸	گھونا بی بی صاحبہ	بنگال
۱۶۳۲	علم دین صاحب	بہاولنگر	۱۶۶۹	پچھنٹی بی بی صاحبہ	״
۱۶۳۳	منشی لال دین صاحب	گورداسپور	۱۶۷۰	جمنی بی بی صاحبہ	״
۱۶۳۴	عنایت اللہ صاحب	״	۱۶۷۱	سنیا بی بی صاحبہ	״
۱۶۳۵	محمد غزنوی صاحب	آگرہ	۱۶۷۲	ستو بی بی صاحبہ	״
۱۶۳۶	بشیر احمد صاحب	״	۱۶۷۳	منگل بی بی صاحبہ	״
۱۶۳۷	سردار بیگم صاحبہ	پونچھ	۱۶۷۴	امیردان بی بی صاحبہ	״
۱۶۳۸	مولوی محمد فضل الحق صاحب	سکندرآباد دکن	۱۶۷۵	جھلیا بی بی صاحبہ	״
۱۶۳۹	اللہ رکھی صاحبہ	لاہور	۱۶۷۶	جمعہ خان صاحب	״
۱۶۴۰	محمد شفیع صاحب	امرتسر			
۱۶۴۱	محمد امین صاحب		۱۶۷۷	حنیفہ بی بی صاحبہ	״
۱۶۴۲	پنڈت عبد اللہ بن سلام صاحب	قادیان	۱۶۷۸	ہاجیرن بی بی صاحبہ	״
۱۶۴۳	آل احمد خان صاحب	״	۱۶۷۹	سلیمہ بی بی صاحبہ	״
۱۶۴۴	امیر امان اللہ خان صاحب	״	۱۶۸۰	تبوی بی بی صاحبہ	״
۱۶۴۵	نذیر بیگم صاحبہ	گجرات	۱۶۸۱	مریم بی بی صاحبہ	״
۱۶۴۶	مولوی حاجی محمد صاحب	ملتان	۱۶۸۲	سلطان خان صاحب	״
۱۶۴۷	عبد المنان صاحب	منصوری	۱۶۸۳	گلزار بی بی صاحبہ	״
۱۶۴۸	نذیر احمد صاحب	ہوشیارپور	۱۶۸۴	سمیرن بی بی صاحبہ	״
۱۶۴۹	شیخ محمد صاحب	سیالکوٹ	۱۶۸۵	آدم خان صاحب	״
۱۶۵۰	سردار علی صاحب	״	۱۶۸۶	فاطمہ بی بی صاحبہ	״
۱۶۵۱	محمد سلیمان صاحب	رانچی	۱۶۸۷	فاطمہ بی بی صاحبہ	״
۱۶۵۲	لال محمد صاحب	ٹپرہ	۱۶۸۸	مصاحب خان صاحب	״
۱۶۵۳	محمد اسمٰعیل صاحب	تھرپارکر	۱۶۸۹	مغیرن بی بی صاحبہ	״
۱۶۵۴	حاکم بی بی صاحبہ	ہوشیارپور	۱۶۹۰	شیخ رحمان صاحب	״
۱۶۵۵	رحمت بی بی صاحبہ	״	۱۶۹۱	ہاڑو خان صاحب	״
۱۶۵۶	بشیر الواحد صاحب	مظفرگڑھ	۱۶۹۲	قطب دین خان صاحب	״
۱۶۵۷	سونا بی بی صاحبہ	بنگال	۱۶۹۳	عنایت خان صاحب	״
۱۶۵۸	سیردان بی بی صاحبہ	״	۱۶۹۴	فیاض الدین خانصاحب	״
۱۶۵۹	ہاجرہ بی بی صاحبہ	״	۱۶۹۵	بیت خان صاحب	״
۱۶۶۰	دلیعن بی بی صاحبہ	״	۱۶۹۶	حکیم خان صاحب	״
۱۶۶۱	بنا بی بی صاحبہ	״	۱۶۹۷	اللہ بخش صاحب	گورداسپور
۱۶۶۲	بیرن بی بی صاحبہ	״	۱۶۹۸	سید عبد الحمید صاحب	مونگھیر
۱۶۶۳	حمیدہ بی بی صاحبہ	״	۱۶۹۹	شیخ محمد رمضان علی صاحب	״
۱۶۶۴	جیرن بی بی صاحبہ	״	۱۷۰۰	سید افضل حسین صاحب	״
۱۶۶۵	وزیرن بی بی صاحبہ	״	۱۷۰۱	محمد اصغر حسین صاحب	״
۱۶۶۶	شمس الدین خانصاحب	״	۱۷۰۲	شیخ محمد الٰہی بخش صاحب	״
۱۶۶۷	گنڈرا بی بی صاحبہ	״	۱۷۰۳	شیخ جان علی صاحب	״

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۵ ذوالحجہ ۱۳۵۸ سنہ ہجری

مصیبت زدہ ترکوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ہمدردی

ترکی کے علاقہ اناطولیہ میں جو تباہ کن زلزلہ حال میں آیا۔ اور اس کے بعد پے در پے آفات نے اس علاقہ کو جس طرح آماجگاہ بنایا۔ وہ نہایت ہی دردناک حادثہ ہے۔ اس مصیبت کے موقعہ پر مصیبت زدہ ترکوں کے ساتھ دوسرے لوگوں نے ہمدردی کی۔ اور حسب استطاعت امداد دینے کی کوشش کی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ نے بھی دل سوزی کا اظہار کیا۔ اخبارات میں پوری طرح ہمدردی کا ذکر کرنے کے علاوہ صدر جمہوریہ ترکیہ کی خدمت میں ہمدردی کا پیغام بھی بھیجا۔ جس کا ان کی طرف سے نہایت شریفانہ رنگ میں جواب بھی آگیا۔ اور انہوں نے جماعت احمدیہ کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا۔ لیکن وہ لوگ جو ہر وقت اس تاک میں رہتے ہیں۔ کہ عام لوگوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف بدظنی اور غلط فہمی پیدا کریں۔ خواہ انہیں اس کے لئے کتنا ہی جھوٹ بولنا اور فریب سے کام لینا پڑے۔ وہ اس موقعہ پر بھی نہ چوکے چنانچہ احرار کے آرگن اخبار "زمزم" (۱۵ جنوری) نے ایک طرف تو ایک سابقہ کذب بیانی کو دوہراتے ہوئے لکھا ہے:۔

"قادیانی دوستو! ترکوں کی تباہی پر پہلے بھی تم نے قادیان میں چراغاں کیا تھا اور بغداد کے سقوط پر تم "مسلمانوں" نے خوب بغلیں بجائی تھیں!"

اس کے بعد لکھا ہے:۔ "اب پھر ترکی پر ہنس لو!" اور آخر میں یہ اعلان کیا ہے کہ:۔ "تمہاری زندگی مختصر ہے۔ جہاں انگریز نے بستر باندھا۔ وہاں تم بھی رفو چکر ہوئے"

قطع نظر اس سے کہ زندگی کس کی مختصر ہے۔ ان لوگوں کی جو مسلمان کہلا کر اسلام کی صحیح تعلیم سے بالکل بیگانہ ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی شان سے ناواقف ہیں۔ قرآن کریم کے معارف و حقائق سے محروم ہیں۔ اور احکام اسلام کے کھلم کھلا تارک ہیں۔ یا ان کی۔ جو خدمت اسلام اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد سمجھتے ہیں۔ اسلام کی اشاعت میں دن رات مصروف ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے روز بروز اس بشارت الہٰی کے ماتحت بڑھتے جا رہے۔ اور اکناف عالم میں پھیل رہے ہیں۔ کہ:۔

"وہ اپنی اس جماعت (احمدیہ) کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"

پہلے تو ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ احرار اور ان کے مددگار کئی سال سے جو یہ کذب بیانی کرتے چلے آرہے ہیں۔ کہ ترکوں کی تباہی پر قادیان میں چراغاں کیا گیا۔ اور بغداد کے سقوط پر بغلیں بجائی گئیں۔ اس کا ان کے پاس کیا ثبوت ہے۔ ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ یہ سراسر جھوٹ اور بالکل غلط ہے۔ قادیان میں نہ تو ترکوں کی شکست پر کبھی چراغاں کیا گیا۔ اور نہ بغداد کے فتح ہونے پر کوئی جشن منایا گیا یہ بددیانتی اور شرارت سے پُر پروپیگنڈا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف محض اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ عام مسلمانوں کو بدظن کیا جائے:۔

پھر حیرت کی بات یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اس قسم کے جھوٹے الزامات لگانے والے وہ لوگ ہیں۔ جو یا تو میدان جنگ میں ترکوں کے سینوں کو اپنی گولیوں سے چھیدتے رہے۔ اور ان کی تباہی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یا وہ جو فوجی بھرتی کی حمایت کرتے رہے۔ کیونکہ ان میں سے کوئی ایک بھی تو ایسا نہیں۔ جس نے اس زمانہ میں فوجی بھرتی کی مخالفت کی۔ یا ترکوں کے مقابلہ پر جانے سے مسلمانوں کو روکا پس جن لوگوں کا ترکوں کے متعلق اپنا یہ رویہ رہا ہو۔ جنہوں نے ترکوں کی تباہی میں انتہائی زور لگایا ہو۔ جنہوں نے ترکوں کے سینے اپنی گولیوں سے چھلنی کئے ہوں۔ اور ان کی شکست کا موجب بنے ہوں۔ وہ اگر جماعت احمدیہ پر جھوٹے الزام لگائیں۔ تو کس قدر تعجب اور حیرت کی بات ہے:۔

اب رہا یہ کہ ترکوں کی موجودہ مصیبت پر جو زلزلہ اور دیگر حوادثات کی شکل میں ظہور پذیر ہوئی۔ جماعت احمدیہ نے کسی قسم کی خوشی منائی۔ اور ہنسی کی۔ یہ بھی بالکل جھوٹ اور واقعات کے صریح خلاف ہے۔ ہماری تحریروں میں سے کوئی ایک لفظ بھی اس کے ثبوت میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کے مقابلہ میں ہر مضمون جو ترکوں کی تازہ مصیبت کے متعلق لکھا گیا۔ اس میں پوری ہمدردی اور غمگساری کی گئی۔ اور ان کی امداد کے لئے مرکز سے چندہ جمع کرنے کے لئے جماعت میں اپیل شائع کی جا چکی ہے:۔

ہاں اس موقعہ پر خدا تعالےٰ کے اس قانون کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ

مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ

یعنی انسان کو جو آرام اور سکھ پہونچتا ہے وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے پہونچتا ہے اور اور جو دکھ تکلیف پہونچتی ہے۔ وہ اس کے نفس کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے اس میں دم مارنے کی گنجائش نہیں:۔

اب صاف ظاہر ہے۔ کہ ترکوں پر جو مصیبت آئی۔ اور جسے وہ خود بھی "بلائے آسمانی" قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ انقرہ کے ریڈیو سٹیشن سے حال میں ہندوستان کے نام جو پیغام اردو میں براڈکاسٹ کیا گیا ہے۔ اس کا ایک فقرہ یہ ہے۔ کہ "اس بلائے آسمانی نے تیس ہزار آدمیوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ اور کئی شہروں کو کھنڈر بنا دیا ہے۔ ترکی کے لئے نیا سال تباہی کا پیغام لے کر آیا ہے" (انقلاب ۱۲ جنوری)

اس کے متعلق کوئی مسلمان اس قسم کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتا۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ظلم کیا گیا ہے۔ بلکہ یہی کہا جائے گا کہ یہ انسانوں کے شامت اعمال کا ہی نتیجہ ہے۔ یہی بات جب ہم نے کہہ دی۔ تو کیا برا کیا۔ اور ساتھ ہی خدا تعالےٰ کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلا دی۔ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِىْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا۔ تو کونسا گناہ کیا۔ دنیا کے مختلف حصوں پر پے در پے عذابوں کا نزول اور ایسے شدید عذابوں کا نزول جن کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ بلا وجہ نہیں اور نہ ہی خدا کی طرف سے بندوں پر ظلم ہے۔ انکی غرض یہی ہے کہ دنیا اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرے اور جن تباہ کن اعمال اور کردار میں مبتلا ہے۔ انکو ترک کر کے خدا کی رضا حاصل کرے۔ چونکہ یہ بات اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جب خدا تعالےٰ کے اس مامور اور مرسل کو قبول کیا جائے۔ جو خدا تعالےٰ نے دنیا کی رہنمائی کے لئے اس زمانہ میں مبعوث کیا۔ اور اسکو قبول کرنے کی دعوت دینا چونکہ ہمارے نزدیک وہی دنیا کی فلاح اور کامیابی کا موجب ہے۔ اور سب سے بڑی ہمدردی اور خیر خواہی اسی لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اسے بھی پیش کریں اسکے متعلق یہ کہنا کہ "اب پھر ترکی پر ہنس کر" خدا تعالےٰ کے اس قانون کی تحقیر کرتا ہے۔ جس کے ماتحت وہ بندوں کی عبرت اور اصلاح کے سامان مہیا کرتا ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے عقائد کی کیا اصلاح فرمائی

۲۶ دسمبر ۱۹۳۹ء کو جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر جناب مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل سابق مبلغ انگلستان نے مندرجہ بالا موضوع پر حسب ذیل تقریر کی:۔

جماعت احمدیہ کے عقائد

ہر شخص جو پہلے پہل احمدیت کا ذکر سنتا ہے۔ اس کے دل میں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا جماعت احمدیہ کے عقائد وہی ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے یا کوئی اور؟ اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ ہاں وہی عقائد ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی مختلف کتب میں فرمایا ہے۔ مثلاً حضور ازالۂ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہونچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہونچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کے شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کو تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔"

(صفحہ ۵۸ و ۵۹)

پس جماعت احمدیہ کے عقائد اس لحاظ سے کہ وہ موجودہ مسلمانوں کے خود تراشیدہ عقائد سے مختلف ہیں نئے ہیں۔ لیکن اس لحاظ سے کہ یہ وہی عقائد ہیں۔ جو قرآن کریم میں بیان ہوئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے۔ جماعت احمدیہ کے عقائد نئے نہیں بلکہ پرانے ہیں۔

انبیاء خدا تعالےٰ کی توحید کو مع اس کی صفات کے ایسے رنگ میں ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جس سے خالق و مخلوق کا تعلق مستحکم طور پر قائم ہو جائے۔ اور یہی ان کی آمد کی غرض ہوتی ہے۔ چنانچہ تمام انبیاء جو مختلف اوقات اور زمانوں اور ملکوں میں آئے۔ ان کی تعلیمیں اسی نقطۂ مرکزی کے گرد چکر لگاتی رہی ہیں۔ اب میں بطور مثال چند ایسے عقائد کا ذکر کروں گا۔ جو خالق و مخلوق کے تعلق کو مستحکم کرنے میں چونکہ روک تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگر قرآن و حدیث سے ان کی تردید کرتے ہوئے اصل اور صحیح عقائد دنیا کے سامنے پیش کئے۔

مسئلہ حیات اور وفات مسیح علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے جس عقیدہ کی تردید فرمائی۔ وہ حیات مسیح ناصری علیہ السلام کا عقیدہ ہے۔ اور یہ وہ عقیدہ ہے جس میں عیسائی اور مسلمان دونوں نے غلطی کھائی ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو اس غلطی سے نکالنے کے لئے از روئے قرآن مجید ثابت کیا۔ کہ انسان کا آسمان پر جانا ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ جب کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف مطالبے کئے۔ جن میں سے ایک مطالبہ یہ تھا۔ کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں۔ اور کتاب لائیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولا (بنی اسرائیل) اے محمد رسول اللہ ان سے کہہ دو کہ کسی بشر کا بجسد عنصری آسمان پر جانا خدا تعالےٰ کی سبوحیت کے منافی ہے۔ چونکہ میں بھی بشر ہوں۔ اس لئے اس جسم کے ساتھ آسمان پر نہیں جا سکتا۔ پس آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جا سکے تو اور کون جا سکتا ہے اسی طرح قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے، کہ بغیر کھائے پیئے زندہ رہنا محال ہے۔ چنانچہ فرمایا وماجعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین (انبیاء ع ۱) کہ کوئی انسانی جسم ایسا نہیں۔ کہ جو کھانے پینے اور دیگر حوائج بشریہ سے مبرہ ہو۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر انیس سو سال سے زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور حوائج بشریہ سے مبرہ۔ تو پھر ان کے خدا ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ عیسائیوں کو اسی بناء پر یہ غلطی لگی۔ کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے عقیدہ سے ان کا خدا ہونا پیش کرنا شروع کر دیا۔ اور ان کو مردوں کا زندہ کرنے والا اور کیا کچھ صفات دے دیں۔ اس کی اصل جڑ حیات مسیح کا ہی عقیدہ تھا۔

حیات مسیح کے عقیدہ کی خرابیاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں مسلمانوں کو قرآن و حدیث سے ان کے عقیدہ کی غلطی بتائی۔ وہاں اس کی خرابیوں کی طرف بھی توجہ کیا۔ چنانچہ حضور ایام الصلح میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک بڑی خرابی اس عقیدہ میں یہ ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خوارق ذاتی میں ایک خصوصیت پیدا ہو کر نصاریٰ کو اپنے عقائد باطلہ میں مدد ملتی ہے۔۔۔۔ اب بتلاؤ کہ اگر ایک عیسائی تم پر یہ اعتراض کرے۔ کہ اور انسانوں کی نسبت یسوع میں یہ امر زیادہ ہے۔ کہ تم مانتے ہو کہ وہ قریباً دو ہزار برس سے آسمان پر زندہ موجود ہے۔ نہ اس کی قوت میں فرق آیا۔ نہ اس کا جسم لاغر ہوا۔ نہ اس کی بینائی میں کچھ فتور پڑا۔ بلکہ بڑے جلال اور پوری قوت کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہے۔۔۔۔ تو اس صورت میں خدائی صفات یسوع میں پائی گئیں۔ اور خصوصیت توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ عام انسانوں سے الگ ہے، تو اس کا کیا جواب ہے؟ اور تم لوگ نہ ایک خصوصیت بلکہ بہت سی خارق عادت خصوصیتیں اس کی ذات میں قائم کرتے ہو۔۔۔۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تو ساٹھ برس تک ہی عمر پا کر فوت ہو گئے۔ مگر مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ موجود ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بقول تمہارے ایک مکھی بھی پیدا نہ کی۔ مگر مسیح ابن مریم کے پیدا کئے ہوئے کروڑہا پرندے اب تک موجود ہیں۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس ایک مردے کو بھی جو صحابہ کرام میں سے سانپ کے کاٹنے سے مر گیا تھا زندہ نہ کر سکے۔ مگر بقول تمہارے عیسیٰ ابن مریم نے ہزارہا مردے زندہ کئے۔۔۔۔ اب بتلاؤ کہ یہ تمام خصوصیتیں جن کے تم خود قائل ہو۔ تمہیں اس بات کے ماننے کے لئے مجبور کرتی ہیں یا نہیں کہ حضرت عیسیٰ کی ذات انسانی صفات سے نرالی تھی۔" (صفحہ ۱۴۴ و ۱۴۵)

چونکہ یہ عقیدہ ایسا تھا جس کی وجہ سے خدا تعالےٰ کا منور چہرہ دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تردید کرتے ہوئے اصل عقیدہ وفات مسیح پیش فرمایا۔ اور دلائل سے اس کی حقانیت ثابت کی۔

حیات مسیح کا عقیدہ کیوں اختیار کیا گیا

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ سمجھنے کی غلطی کیوں لگی۔ اس کی وجہ اصل میں یہ ہے۔ کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں حضرت مسیح کی آمد کی پیشگوئی تھی۔ حالانکہ مسلمانوں کے لئے تو یہ کافی تھا کہ اگرچہ حضرت مسیح کی آمد کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے مراد ایسے شخص کی بعثت ہے۔ جو حضرت مسیح سے کئی شباہتیں رکھتا ہوگا دیکھئے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا (مزمل) میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بجائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خاتم النبیین نہ تھے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا گیا۔

اور بھی کئی باتیں ایسی ہیں۔ جو صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مخصوص ہیں لیکن چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کئی باتوں میں مشابہت رکھتے تھے۔ اس لئے آپ کی آمد کو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی آمد ٹھہرایا گیا۔

پھر مسلمان ایک اور طرح بھی اس غلطی سے بچ سکتے تھے۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ احادیث صحیحہ ہیں۔ جن میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا اور حلیہ بیان کیا گیا ہے۔ مگر آنے والے مسیح کا اور۔ یہ اختلاف حلیتین بھی دو وجودوں پر دلالت کرتا ہے۔

وفاتِ مسیح کا ثبوت قرآن کریم سے

پھر پہلے مسیح کی وفات قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اور صحابہ کرام کا اجماع اس کی تصدیق کر چکا ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال ہوا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اگر کسی نے کہا۔ کہ آپ فوت ہو گئے ہیں تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ممبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا۔ جس میں فرمایا الا من کان یعبد محمدًا فان محمدًا قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔ یعنی اگر کوئی شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو خدا سمجھتا ہے۔ تو وہ سن لے۔ کہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) تو وفات پا چکے۔ لیکن جو خدا تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے۔ وہ یاد رکھے۔ کہ خدا تعالےٰ زندہ ہے۔

اس کے بعد آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ یعنی محمد رسول اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک رسول ہیں۔ آپ سے پہلے جتنے رسول تھے وہ سب وفات پا چکے ہیں۔

احادیث صحیحہ۔ اور تاریخ شاہد ہے۔ کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی۔ تو فرمایا۔ کانی لم اقرأ ھذہ الاٰیة قط۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جس طرح یہ آیت میں نے پہلے کبھی قرآن میں پڑھی نہ تھی۔ آج ہی اُتری ہے۔ اور اس کے سننے سے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کا یقین ہو گیا۔

یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ ورنہ صحابہؓ میں سے اور نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو ضرور کہہ دیتے۔ کہ اے ابوبکرؓ۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نہیں ہوئے۔ جو کہ زندہ ہیں۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیوں زندہ نہیں رہ سکتے۔ مگر صحابہ کرام کا اس موقعہ پر خاموش رہنا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی چپ ہو جانا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر صحابہ کرامؓ کے اجماع کا زبردست ثبوت ہے جس سے مسلمانوں پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ثابت تھی۔ مگر انہوں نے مغالطہ کھایا۔

عیسائیوں کی غلطی کے خلاف حضرت مسیح علیہ السلام کا فیصلہ

عیسائیوں کو حضرت مسیح کے متعلق جو غلطی لگی۔ اس کے متعلق بھی حضرت مسیح کا ہی فیصلہ موجود تھا۔ کہ جب کسی نبی کی آمد کی پیشگوئی کی گئی ہو۔ تو اس سے مراد اس سے مشابہت رکھنے والا اور اس کا مثیل ہوتا ہے۔ اور وہ بائبل میں ایلیا نبی کے آنے کی پیشگوئی تھی۔ انجیل میں لکھا ہے۔

"اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا۔ کہ پھر فقیہہ کیوں کہتے ہیں۔ کہ ایلیا کا پہلے آنا ضرور ہے۔ اس نے جواب میں کہا۔ ایلیا البتہ آئے گا۔ اور سب کچھ بحال کرے گا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیا تو آ چکا۔ اور انہوں نے اس کو نہیں پہچانا۔ بلکہ جو چاہا۔ اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھوں سے دکھ اٹھائے گا۔ تب شاگرد سمجھ گئے۔ کہ اس نے ہم سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے" (متی ۱۷/۱۰ تا ۱۳)

غرض شریعت اسلامیہ اور بائبل میں دوبارہ آمد سے مراد مثیل کی آمد قرار دی گئی ہے۔ جیسا کہ ایلیا کی آمد یوحنا نبی یحییٰ کے رنگ میں ہوئی۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی آمد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رنگ میں ظہور پذیر ہوئی۔ مگر عیسائیوں اور مسلمانوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا۔ کہ مسیح ناصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی کسی وقت دوبارہ دنیا میں نازل ہوں گے۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر اس غلطی کی اصلاح فرمائی۔

وفاتِ مسیح کے عقیدہ کی علماء کی طرف سے مخالفت

جب آپ نے حیاتِ مسیح کے غلط عقیدہ کی اصلاح فرمائی۔ تو علماء نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اور وفاتِ مسیح کا عقیدہ رکھنے والوں کے خلاف کفر و ارتداد کے فتوے لگائے جانے لگے۔ مثلاً

۱۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو فتویٰ کفر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف تیار کیا۔ اور ہندوستان کے قریباً تمام حصوں کے مولویوں نے اس پر دستخط کئے اس میں اس عقیدہ کو نمایاں طور پر لکھا۔

۲۔ قاضی عبید اللہ مدراسی نے ۱۸۹۳ء میں "فتویٰ در تکفیر منکر عروج جسمی و نزول عیسےٰ علیہ السلام" میں لکھا:۔

سوال:۔ "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص یہ اعتقاد رکھے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ہو کر زمین میں دفن ہو چکے۔ اور اس جسم سے اُن کا آسمان پر جانا ایک لغو خیال ہے"

جواب:۔ "ایسا اعتقادی شخص بشرط ثبوت عقل و عدم جنون بے شک کافر و مرتد و زندیق ہے۔ اور جس نے اس کی تائید کی وہ بھی مرتد ہے۔ کیونکہ عیسےٰ علیہ السلام کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا۔ اور وہاں زندہ رہنا پھر آخیر زمانہ میں اترنا...... ان امور میں سے ہیں۔ جن پر ایمان لانا واجب اور اس میں شک کرنا کفر و ارتداد ہے"

اس فتوے کے نیچے کئی مولویوں کے دستخط ثبت ہیں۔ یہ تھی مسلمانوں کی حالت جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفاتِ مسیح کا عقیدہ پیش فرمایا

وفاتِ مسیح کے عقیدہ کی قبولیت

مگر اب اس عقیدہ کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ سمجھدار طبقہ تمام کا تمام حیاتِ مسیح کے عقیدہ کو دھکے دے رہا ہے۔ اور احمدیت کے مخالف اب یہ کہنے لگ گئے ہیں۔ کہ وفاتِ مسیح کا عقیدہ کوئی نیا نہیں۔ پہلے بھی لوگ اس کے قائل رہے ہیں۔ اور اسے پیش کرتے رہے ہیں۔ اور نہ ایسے عقیدہ رکھنے والے کو کافر و مرتد کہا جا سکتا ہے۔ بلکہ ایسی باتوں میں ہر شخص اپنی رائے قائم کرنے میں آزاد ہے۔ چنانچہ

۱۔ سید حبیب صاحب اپنی کتاب "تحریک قادیان" میں لکھتے ہیں:۔

"غرض حیاتِ مسیح ابتداء سے مختلف فیہ مسئلہ رہا ہے۔ اور ایسے لوگ مرزا صاحب سے بہت پہلے موجود تھے۔ جو مسیح کی موت کے قائل تھے..... لیکن جیسے کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ حیات و مماتِ مسیح کے متعلق ہر مسلمان مطالعہ کے بعد اپنی دیانتدارانہ رائے قائم کرنے میں آزاد ہے۔ اس کی یہ رائے نہ اسی کو کافر بنا سکتی ہے۔ نہ مومن" (صفحہ ۱۶۷)

۲۔ اسی طرح سید سلیمان صاحب ندوی وفاتِ مسیح کے بارہ میں امام ابن حزم کا مذہب بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔ "اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سر سید مرحوم سے پہلے بھی کچھ علماء اس مسئلہ میں ان کے ہم آہنگ گزرے ہیں اور آج کل جو لوگ اس مسئلہ کو کفر اور اسلام کا معیار بنا رہے ہیں۔ وہ افراط و تفریط میں مبتلا ہیں" (معارف مارچ ۱۹۳۰ء)

ادھر چونکہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے اعتقاد کے مطابق اب تک مسیح ناصری آسمان سے اترے نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا ایک حصہ تو مایوس ہو کر ان کی آمد کا سرے سے منکر ہو رہا ہے جیسا کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے:۔

"ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ اب نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے نہ حقیقی۔ قرآن آ چکا ہے اور دین کامل ہو چکا ہے"

اسی طرح اب عیسائی بھی مسیح کی آمد سے مایوس ہو کر یہ تاویلیں کر رہے ہیں۔ کہ مسیح کے آنے سے مراد اس کی روح ہے۔ اور وہ ہمارے ساتھ کام کر رہی ہے۔ غرض اب ہر سمجھدار حیاتِ مسیح کے عقیدہ کو ترک کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ اور سعید ارواح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسےٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

اجرائے نبوت کے متعلق مسلمانوں کے غلط عقیدہ کی اصلاح

مسلمانوں کا دوسرا غلط عقیدہ جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصلاح فرمائی وہ ختم نبوت کا مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق بھی انبیاء کی آمد کی غرض کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ جو یہ ہوتی ہے کہ ان کے ذریعہ لوگ زندہ نمونہ خدا تعالےٰ کے مکالمہ و مخاطبہ کا اور اس کے تازہ نشانات دیکھ کر قرب الٰہی کے حصول کا یقین کر سکیں۔ اب قابل غور امر یہ ہے۔ کہ اب بھی یہ ضرورت باقی ہے یا نہیں۔ اگر باقی ہے تو اس زمانہ میں بھی نبی کی ضرورت ثابت ہے۔ ورنہ یہ اعتراض خدا تعالےٰ کی صفت ربوبیت پر پڑتا ہے کہ اگر وہ پہلے زمانوں میں اظہار ربوبیت کرتا تھا۔ یعنی وہ نبی بھیجکر لوگوں کی روحانی اصلاح کرتا تھا۔ تو اب اس زمانہ میں جبکہ پھر ویسی ہی ضرورت لاحق ہے۔ تو کیوں کوئی نبی نہیں بھیجا۔ غرض یہ ضرورت اور خدا تعالےٰ کی صفت ربوبیت مسئلہ اجرائے نبوت کی متقاضی ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ اب جو نبی ہو گا۔ وہ کوئی نئی کتاب نیا کلمہ۔ نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی ہو گا۔ اور شریعت محمدیہ پر عمل کرانے کے لئے آئے گا۔

افراط کی راہ

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ حضرت یوسف علیہ السلام کے ذکر میں فرماتا ہے ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شک مما جاءکم به حتی اذا هلک قلتم لن یبعث الله من بعده رسولا (مومن ع ۴) یعنی جب حضرت یوسف آئے تو ان کی قوم ان کی نبوت میں شک و شبہ کرتی رہی۔ مگر جب وہ وفات پا گئے۔ تو پھر افراط کی راہ اختیار کر کے کہنے لگے۔ کہ اب ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ یہی حالت مسلمانوں کی ہوئی۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے اس قسم کی محبت کا نتیجہ کذالک یضل الله من هو مسرف مرتاب۔ موجب ضلالت و ارتیاب ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو چکا تھا تو خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ کیوں فرمایا۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ امت محمدیہ میں بادشاہت اور نبوت دونوں ہوں گی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے متعلق یہ کہہ کر کہ یا قوم اذکروا نعمة الله علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ نبوت اور بادشاہت دو امور کو نعمت قرار دیا ہے۔ کیا نعمت کے مکمل ہونے کی یہی صورت ہوتی ہے۔ کہ اس کا ایک بڑا حصہ کم کر دیا جائے۔ اور اس سے محروم رکھا جائے۔ پس جبکہ خدا تعالےٰ نے امت محمدیہ کو اس نعمت کے مکمل طور پر دینے کا وعدہ فرمایا۔ تو بادشاہت کے علاوہ نبوت کا ملنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ وہ نعمت ادھوری نہ رہے۔

خاتم النبیین کے معنی

اس کے خلاف بڑی سے بڑی جو دلیل پیش کی جاتی ہے۔ وہ آیت خاتم النبیین ہے حالانکہ اس سے مراد صرف یہ ہے۔ کہ اب کوئی شرعی نبی نہیں آئے گا۔ کیونکہ خاتم النبیین میں خاتم کے معنی از روئے لغت یہ ہیں الخاتم اسم آلة لما یختم به۔ یعنی مہر اور مہر کی غرض تصدیق ہوتی ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تبلیغی خطوط کے اوپر لگانے کے لئے فاتخذ خاتما مہر بنوائی۔ اسی طرح ایک اور روایت سے بھی انہی معنوں کی تائید ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوتیت جوامع الکلم وخواتمه ای القرآن ختمت به الکتب السماویة وهو حجة علی سائرها ومصدق لها۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ شریعت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مکمل ہو چکی ہے۔ ہاں اس شریعت کو صحیح رنگ میں پیش کرنے اور اس پر عمل کرانے کے لئے نبی آ سکتا ہے پس یہ بالکل غلط ہے۔ کہ اب کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ چنانچہ اس کی تائید اول تو حدیث ابراہیم سے ہوتی ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہو جاتا جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد بھی نبی آ سکتا ہے۔ پھر اس کی تائید حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے الفاظ سے بھی ہوتی ہے جو فرماتی ہیں قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعده۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو بے شک کہو۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور یہی مذہب امام شعرانی۔ شیخ محی الدین ابن عربی۔ ملا علی قاری اور عبد الکریم جیلانی وغیرہ ائمہ کرام کا ہے۔ کہ بغیر شریعت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی آ سکتا ہے۔

دوسرے معنی خاتم النبیین کے از روئے لغت یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے کمالات کا نبی کوئی نہیں ہو گا۔ یہ معنی بھی عربی زبان کے محاورہ سے ثابت ہیں۔ چنانچہ ایک شاعر نے ایک دوسرے شاعر کی نسبت جب وہ فوت ہوا کہا ہے

فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیر روضتها حبیب الطائی

اس شعر میں خاتم الشعراء سے یہ مراد نہیں کہ اس کے بعد کوئی شاعر ہی نہیں ہو گا۔ یہ شعر کہنے والا خود بھی تو شاعر تھا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ظاہر کرنا تھا۔ کہ اس کے نزدیک اس شاعر کا سا کمال رکھنے والا اور نہیں ہو گا۔ ان دونوں معنوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن اگر خاتم النبیین سے مراد انعام نبوت کا بند ہونا لیا جائے۔ تو اس سے آپ کی ہتک اور توہین لازم آتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا

یہی امر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور ختم نبوت کی اصل حقیقت ظاہر فرمائی۔ چنانچہ حضور حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں

(۱) "افسوس کہ حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبی مکرم کا کچھ قدر نہیں کیا۔ اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی۔ وہ ختم نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے نہ تعریف گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس پاک میں افاضہ اور تکمیل نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی۔ اور وہ صرف خشک شریعت کو سکھلانے آئے تھے۔" (ص۲۸)

(۲) پھر فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سنکر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعوے کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعوےٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا۔ اسلئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپکے ذریعہ سے ملا ہے" (ص۱۵۰)

غرض خاتم النبیین سے مراد وہ نہیں جو ہمارے غیر احمدی دوست لیتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام روحانی کمالات (جاری)

ختم ہو گئے یعنی اب کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو آپ سے کمالات رکھنے والا ہو۔ بلکہ وہ آپ کا غلام۔ آپ کا مطیع۔ آپ کا تبع۔ اور آپ کا ظل ہوگا۔ یعنی آپ کے فیضان سے فیضیاب ہو کر نبوت کا مقام حاصل کرے گا۔

لا نبی بعدی کے معنے

مسئلہ اجرائے نبوت کے خلاف آیت خاتم النبیین کے بعد جو زبردست دلیل پیش کی جاتی ہے وہ حدیث لا نبی بعدی ہے۔ جس کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے زمانہ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نے ایک رویا میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کڑے پہنائے گئے۔ جو مجھے بہت ہی برے لگے۔ میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ اس کے بعد حضور فرماتے ہیں فاولتھما کذابین یخرجان من بعدی کہ میں نے اس سے مراد دو کذاب لئے جو میرے بعد یعنی میرے زمانہ نبوت میں ظاہر ہوں گے۔ اور ان سے مراد مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے۔

پس لا نبی بعدی کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو یہ بالکل درست اور صحیح ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تاقیامت ہے۔ اور اس کے بعد واقعی کوئی نبی نہیں۔ ہاں جو آپؐ کا امتی اور آپ کے فیض سے فیضیاب ہو کر آئے گا۔ وہ اس کے خلاف نہیں۔ کیونکہ وہ آپ کے زمانہ اور آپ کی نبوت میں ہی شامل ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔ "نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا سچ ہے۔ اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم رتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی۔ کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔ اور آخر کار اسکی فیض رسانی سے اس مسیح موعودؑ کو دنیا میں بھیجا" ص۱۳

دوسرے معنی لا نبی بعدی کے یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو کہ صاحب شریعت ہو۔ چنانچہ یہی معنی فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۶۴ پر الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۴۔ اقتراب الساعۃ ص ۱۶۲ اور دیگر بہت سے بزرگان امت نے کئے ہیں۔ اور یہی ہمارا اعتقاد ہے۔

مسئلہ اجرائے نبوت اور قرآن و حدیث

نہ صرف یہ کہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے معنے مسئلہ اجرائے نبوت کے خلاف نہیں بلکہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اس کی تصدیق اور تائید ہوتی ہے اور درست عقیدہ وہی ہو سکتا ہے۔ جس کی قرآن و حدیث تائید و تصدیق کریں۔

سورہ آل عمران میں خدا تعالے فرماتا ہے۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ الخ مومنوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ خدا تعالے اب بھی مومنوں میں سے خبیث و طیب کا امتیاز کرے گا۔ مگر اس کا طریق یہ نہیں ہوگا۔ کہ خدا ہر ایک مومن کے کان میں جا کر کہے گا کہ تو مومن ہے۔ یا خبیث کو کان میں کہے گا کہ تو خبیث ہے۔ بلکہ اس کے لئے یہ طریق ہوگا۔ کہ خدا تعالے کوئی رسول بھیجے گا فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ پھر جب خدا تعالے کی طرف سے رسول آ گئے تو تمہارا فرض ہے۔ کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم اس پر ایمان لا کر تقویٰ اختیار کرو گے۔ تو اجر عظیم کے مستحق ہو گے۔ اور طیب قرار پاؤ گے۔ مگر اس پر ایمان نہ لانے سے خبیث ٹھہرائے جاؤ گے۔ قرآن کریم میں اور بھی ایسی متعدد آیات ہیں۔ مگر یہ بطور نمونہ پیش کی گئی ہے اور حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہوگا۔ چنانچہ متعدد احادیث میں آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کو نبی اللہ بتا کر مسئلہ اجرائے نبوت کے اعتقاد کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔

یہ وہ عقیدہ ہے جسے صحیح رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور ختم نبوت کا وہ صحیح مفہوم بتایا۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کا اظہار ہوتا ہے۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۴۰ء

نظارت تعلیم و تربیت نے اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ افراد جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم و عرفان سے مستفیض ہو سکیں۔ گذشتہ چند سالوں سے حضور اقدس کی کتب کے امتحان کا طریق جاری کر رکھا ہے۔ ہر سال چند کتب بطور نصاب مقرر کر دی جاتی ہیں۔ اور سال کے آخر میں ان کا امتحان لے کر کامیاب ہونے والوں کو نظارت کی طرف سے باقاعدہ اسناد تقسیم کی جاتی ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ احباب اور بہنیں اس کی طرف روز بروز توجہ کر رہی ہیں۔ چنانچہ اس سال امتحان دینے والوں میں نمایاں زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن جماعت کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تعداد بہت کم ہے۔ اس لئے اس سال میں تمام جماعتہائے احمدیہ کے امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت اور عہدہ داران لجنات اماء اللہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کی اہمیت کو تمام جماعت پر واضح کر دیں۔ اور مردوں اور خواتین کو اس امتحان میں شرکت کے لئے تیار کر کے ان کی طرف سے درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواستوں میں نام ولدیت اور سکونت مع مکمل پتہ کا درج کیا جانا ضروری ہے۔ اسی طرح عہدہ داران مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اس کے لئے نوجوانوں میں تحریک کریں۔

دیکھا گیا ہے۔ کہ ہر سال بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو شروع میں تو امتحان دینے کا وعدہ کر لیتے ہیں۔ لیکن امتحان کے موقع پر نظارت کو اطلاع دئیے بغیر اس میں شریک نہیں ہوتے۔ گو ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن ہماری جماعت میں ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہئیے۔ جو وعدہ کر کے اس کا ایفاء نہ کرے ہاں اگر کسی کو کوئی اشد مجبوری پیش آ جائے۔ تو اس کا یہ طریقہ ہے۔ کہ وہ نظارت کو اپنی مجبوری سے اطلاع دے کر اپنا نام کٹوا لیں۔ امید ہے اس سال امتحان کا نام پیش کرنے والے بھی خیال رکھیں گے کہ جب وہ ایک نام کا وعدہ کرتے ہیں جس میں سراسر ان کا اپنا فائدہ ہے۔ تو وہ اس کا ایفاء بھی احسن طریق پر کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے امسال امتحان کے لئے مندرجہ ذیل کتب مقرر کی گئی ہیں۔ اور امتحان انشاء اللہ ماہ نومبر میں ہوگا۔ (۱) براہین احمدیہ حصہ اول و دوم و سوم (۲) شحنہ حق۔ (۳) حجۃ الاسلام (۴) تحفہ قیصریہ (۵) راز حقیقت۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تاریخ اسلام

اہل کوفہ کی خلاف اسلام حرکات

کچھ عرصہ ہوا۔ الفضل میں تاریخ اسلام کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ بعد ازاں روزنامہ اخبار کی وقتی مصروفیتوں نے اسے جاری نہ رہنے دیا۔ اب پھر اسے شروع کیا جاتا ہے۔

۳۰ہجری کے واقعات

حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت کے دوسرے سال ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو کوفہ کی گورنری پر مقرر فرمایا۔ وہ پانچ برس تک کوفہ میں رہے۔ اہل کوفہ ان سے بہت خوش تھے کیونکہ وہ عدل و انصاف کو ہمیشہ قائم رکھتے اور کسی ادنیٰ و اعلیٰ کو شکایت کا موقع نہ دیتے۔ مگر ۳۰ہجری میں بعض ایسے واقعات رونما ہوئے جن کی بناء پر اہل کوفہ آپ کے خلاف ہو گئے۔

علی ابن الحیمان کا قتل

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کوفی نوجوان جو اگرچہ ذی مقدرت اور صاحب ثروت لوگوں کی اولاد میں سے تھے مگر بداخلاق اور آوارہ مزاج تھے۔ ایک دفعہ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے علی ابن الحیمان نامی ایک شخص کے گھر پر ڈاکہ ڈالنے کی تجویز کی۔ اس کے مطابق انہوں نے رات کے وقت اس کے گھر نقب لگائی۔ مالک مکان کو اس کا علم ہوا۔ تو وہ تلوار لے کر نکل کھڑا ہوا۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ حملہ آور ایک جماعت ہے تو اس نے شور مچایا۔ جس پر ان نوجوانوں نے یہ کہتے ہوئے کہ خاموش رہ۔ ہم تلوار کی ایک ہی ضرب سے تیرا سارا ڈر نکال دیں گے۔ اسے قتل کر دیا۔ اتنے میں ہمسائے بھی ہوشیار ہو گئے اور نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک صحابی تھے اور کوفہ میں رہا کرتے تھے انہوں نے یہ سب حال اپنی دیوار پر سے دیکھا تھا۔ انہوں نے شہادت دی کہ واقعہ میں انہی لوگوں نے علی ابن الحیمان کو قتل کیا ہے۔ ان کے بیٹے نے بھی چشم دید رویت کی بناء پر گواہی دی۔ اور ولید بن عقبہ نے یہ سب حالات حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو لکھ دیئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیا کہ اسلامی حکم کے مطابق ان تمام نوجوانوں کو قتل کیا جائے۔ چنانچہ ولید بن عقبہ نے ان سب کو دروازہ شہر کے باہر میدان میں قتل کرا دیا۔

انقلاب عظیم کی طرف اشارہ

بظاہر یہ ایک معمولی واقعہ معلوم ہوتا ہے مگر اس زمانہ کے حالات کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ معمولی نہ تھا بلکہ نہایت ہی اہم تھا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اسلام کی ترقی کے ساتھ جرائم کا سلسلہ بالکل معدوم ہو گیا تھا۔ اور لوگ ایسی باامن زندگی بسر کرتے تھے کہ کھلے دروازوں سوتے ہوئے بھی انہیں کوئی خطرہ محسوس نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ حکم جاری فرما دیا تھا کہ عمال اپنی ڈیوڑھیاں نہ بنایا کریں۔ اور گو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ منشاء تھا۔ کہ اس طرح لوگ آسانی سے اپنی شکایات گورنروں کے پاس پہنچا سکیں گے مگر یہ حکم آخر اسی وقت دیا جا سکتا ہے جب امن اپنی انتہائی صورت میں ہو یعنی مسلمانوں میں جرائم کا سلسلہ بالکل مٹ چکا تھا۔ مگر اس واقعہ سے پھر جرائم کا آغاز ہو گیا۔ اور ظاہر ہو گیا کہ دین اسلام سے ناواقف لوگوں کے دلوں پر اسلام کا جو تصرف تھا وہ کم ہو رہا ہے۔ پھر اس میں یہ بھی خصوصیت تھی کہ اس ڈاکہ میں بعض ذی مقدرت اور معزز لوگوں کے نوجوان لڑکے شامل تھے۔ جو اپنے حلقہ میں رسوخ رکھتے پس یہ واردات کسی عظیم الشان انقلاب کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ جو اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ لوگ پھر اپنی پرانی عادات کی طرف لوٹ رہے تھے اور غریب ہی نہیں۔ امراء بھی اپنی پرانی عظمت کو قتل و غارت سے واپس لینے پر آمادہ تھے۔ حضرت ابو شریح صحابی نے اس فتنہ کو جو ابھی بیج کی صورت میں تھا۔ سمجھا اور اسی وقت وہاں کی سب جائداد بیچ کر اہل و عیال سمیت مدینہ تشریف لے آئے۔

ولید پر شراب نوشی کا بے بنیاد الزام

جن نوجوانوں کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے ماتحت ولید بن عقبہ نے قتل کرایا تھا۔ ان کے والدین کو اس کا سخت صدمہ ہوا۔ اور انہوں نے چاہا کہ والیٔ کوفہ سے اس کا بدلہ لیں۔ پس وہ اس امر کا انتظار کرنے لگے کہ کوئی موقع ملے تو وہ اپنے جذبہ انتقام کو فرو کر سکیں۔ اس غرض کے لئے انہوں نے کچھ جاسوس مقرر کئے تا کہ وہ ولید کا کوئی عیب پکڑ کر انہیں اطلاع دیں جاسوسوں نے چونکہ اپنی کوئی نہ کوئی کارروائی دکھانی ہی تھی اس لئے ایک دن انہوں نے یہ آکر خبر دی کہ ولید اپنے ایک دوست ابو زبید تغلبی کے ساتھ مل کر جو عیسائی سے مسلمان ہوا تھا۔ شراب پی رہے ہیں۔ یہ سنتے ہی مفسدوں نے تمام شہر میں شور مچانا شروع کر دیا کہ لو یہ تمہارا والی ہے جو اندر چھپ کر اپنے دوستوں کے ساتھ شراب پیتا ہے۔ عوام الناس کا جوش چونکہ بے قابو ہوتا ہے اس لئے یہ سنتے ہی ایک بڑی جماعت ان مفسدوں کے ساتھ ہو گئی۔ اور ولید کے گھر کا محاصرہ کر لیا گیا۔ چونکہ دروازہ کوئی تھا نہیں سب بے تحاشا اندر گھس گئے۔ ولید کو اسی وقت معلوم ہوا جب لوگ ان کے سر پر پہنچ گئے۔ انہوں نے اچانک جو یہ جم غفیر دیکھا تو گھبرا گئے۔ اور جلدی سے کوئی چیز چارپائی کے نیچے کر دی۔ لوگوں نے خیال کیا کہ اب بھید کھل گیا۔ چنانچہ ایک شخص نے اندر ہاتھ کیا اور وہ چیز نکال لی۔ دیکھا تو وہ ایک طبق تھا جس میں والیٔ کوفہ کا کھانا اور انگوروں کا ایک خوشہ پڑا تھا۔ ولید نے محض اس شرم سے اسے چھپا دیا تھا کہ لوگ کہیں گے اتنے بڑے مالدار صوبہ کا گورنر ایسا معمولی کھانا کھایا کرتا ہے۔ لوگوں نے جب یہ حالت دیکھی تو سب شرمندہ ہو کر واپس چلے آئے اور ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ چند شریروں کے دھوکا میں آکر انہوں نے کیسے خطرناک جرم کا ارتکاب کیا اور شریعت کے احکام کو پس پشت ڈال دیا ولید نے عفو سے کام لیتے ہوئے مجرموں سے درگذر کیا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بھی اس واقعہ کی اطلاع تک نہ دی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اہل کوفہ کی درخواست

مفسدین چونکہ والیٔ کوفہ سے انتقام لینا چاہتے تھے اس لئے بجائے اس کے کہ وہ اس رحم سے متاثر ہوتے انہوں نے بے نیل مرام واپس لوٹنے کو اپنی ذلت پر محمول کیا اور پہلے سے بھی زیادہ جوش کے ساتھ ولید کی تباہی کی تدابیر سوچنی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ بصورت وفد وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ ولید کو موقوف کر دیا جائے مگر انہوں نے کہا۔ میں بغیر کسی جرم کے ایک والی کو کس طرح موقوف کر سکتا ہوں۔ آخر مدینہ سے بھی خائب و خاسر لوٹے۔

مفسدین کا مشورہ

کوفہ پہنچ کر طبری کی روایت کے مطابق انہوں نے ان تمام لوگوں کو اکٹھا کرنا شروع کیا۔ جنہیں کسی نہ کسی جرم میں ولید نے سزا دی تھی۔ اور سب نے مشورہ کیا کہ جس طرح بھی ہو جھوٹ سچ ولید کو ذلیل کیا جائے۔ ابو زینب اور ابو مورع دو شخصوں نے اس امر کا ذمہ لیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح اس مقصد کو پورا کر کے رہیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ولید کی مجلس میں جانا شروع کیا۔ ایک دن ولید اپنے مکان کے مردانہ حصہ میں جس کو زنانہ حصہ سے صرف ایک پردہ ڈال کر جدا کیا گیا تھا سو گئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ان دو شخصوں کے علاوہ اس وقت اور کوئی موجود نہ تھا۔ انہوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے ولید کی انگشتری آہستہ سے اتار لی۔ اور خود مدینہ کی طرف یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ ہم نے ولید کو شراب میں مخمور دیکھا ہے اور اس کا ثبوت یہ انگوٹھی ہے جو ان کے ہاتھ سے حالتِ نشہ

میں اتاری گئی۔ بیدار ہونے پر ولید نے جب اپنی انگوٹھی نہ دیکھی۔ تو ادھر ادھر سے دریافت کیا۔ آخر ایک عورت نے بیان کیا کہ اور تو سب لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے تھے۔ صرف دو شخص جن کی شکل و صورت اس ہئیت کی ہے۔ بیٹھے رہے تھے۔ ولید نے حلیہ سے یقین کر لیا کہ یہ دو شخص ابو زینب اور ابو مورع ہیں۔ ایک شخص کو ان کی تلاش میں بھیجا۔ مگر وہ ان میں سے کسی کو بھی پکڑ نہ سکا۔

والئی کوفہ کی معزولی

مدینہ پہنچکر جب انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ شکایت پہنچائی۔ تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ کیا تمہارے سامنے ولید نے شراب پی تھی۔ انہوں نے اس بات کے اقرار کی تو جرأت نہ کی۔ کیونکہ اگر یہ کہتے تو ثابت ہوتا۔ کہ وہ بھی ولید کے ساتھ شراب پینے میں شریک تھے۔ صرف یہ کہا کہ ہم نے انہیں شراب کی قے کرتے دیکھا ہے۔ انگوٹھی اس کا ثبوت موجود تھی۔ دو گواہ بھی حاضر تھے۔ کچھ اور مفسدہ پرداز بھی ان کی شہادت کو وقیع بنانے کے لئے ان کے ساتھ چلے گئے تھے۔ انہوں نے بھی اس واقعہ کی تصدیق کی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے مشورہ لیا۔ تو یہی فیصلہ کیا۔ کہ چونکہ گواہ موجود ہیں۔ اس لئے حد قائم کی جائے۔ چنانچہ کوفہ سے ولید کو بلایا گیا۔ اور مدینہ میں شراب نوشی کی سزا میں انہیں کوڑے لگائے گئے۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے درّے مارنے کا کام سرانجام دیا۔ جب چالیس درّے لگ چکے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگرچہ حضرت عمرؓ نے شراب نوشی کی سزا میں اسّی درّے لگائے ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چالیس درّے مارنے کا حکم دیا ہے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے عہد خلافت میں شراب نوش کو چالیس درّے ہی لگائے۔ اس پر انہیں چالیس درّوں سے زیادہ سزا نہ دی گئی۔ اور حضرت عثمان رضؓ نے انہیں گورنری سے معزول کرتے ہوئے سعید بن العاص کو والئے کوفہ بنا کر بھیج دیا۔

اہل کوفہ کی ناقابل اطمینان حالت

انہوں نے وہاں جاتے ہی ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ میں اپنی خوشی سے یہاں کی حکومت پر نہیں آیا۔ بلکہ جبراً بھیجا گیا ہوں۔ ہوشیار رہو۔ زمانہ فساد کا آگیا۔ اور فتنہ اپنی دونوں آنکھوں سے تمہاری طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا ہے۔ خدا کی قسم میں فتنہ کے مونہہ کو بگاڑ دونگا اور اسے جڑ سے اکھاڑ ڈالوں گا۔ ہاں اگر میں خود تھک گیا تو امر دیگر ہے۔ اس کے بعد وہ کچھ عرصہ تک اہل کوفہ کی حالت پر بہت غور کرتے رہے۔ مگر آخر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ کہ اہل کوفہ کی حالت ناقابل اطمینان ہے۔ رذیلوں کا دور دورہ ہے۔ اور سابقین اسلام کو کوئی پوچھتا تک نہیں۔

حضرت عثمانؓ کی طرف سے ضروری ہدایات

چونکہ کوفہ کے اسلام میں داخل ہوچکنے پر اکثر صحابہ نے وہیں کی بود و باش اختیار کر لی تھی۔ اس لئے ان کی اس حالت سے سعید بن العاص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آگاہ کرنا ضروری سمجھا آپ نے حکم دیا۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ نے یہ ملک فتح کئے اور وہ سابقون میں سے ہوں۔ وہ ہر طرح واجب التعظیم ہیں۔ ان کو ہمیشہ فضیلت دی جائے۔ ان کے بعد باقی لوگوں کو درجہ بدرجہ رتبہ دیا جائے۔ ہاں اگر کوئی شخص دین سے بے توجہی برتے تو بیشک اسے ہٹا کر ایسے لوگوں کو جگہ دیں۔ جو اس سے زیادہ دیندار ہوں"

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کے لئے عمدہ موقع

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام میں لگانا چاہیں انہیں چاہئیے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں میں ان کا روپیہ بعض تجارتی کاروبار پر لگوانے کا مشورہ دیسکتا ہوں۔ اور بعض ایسے مواقع بتا سکتا ہوں جن میں روپیہ جائیداد کی کفالت پر قرض لیا جائیگا۔ جو ہر طرح سے محفوظ ہوگا اور نفع لائیگا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ خواہشمند احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ناظر بیت المال۔

گریجوایٹ اور مولوی فاضل واقفین زندگی کی ضرورت

جو دوست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اعلان کے مطابق اپنے آپ کو تحریک جدید میں وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر میں بھجوا دیں واقفین زندگی کے لئے بی۔ اے یا مولوی فاضل اور میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا ایسے دوست ہی اپنے آپ کو پیش کریں جو یا تو کم از کم بی۔ اے پاس ہوں۔ یا مولوی فاضل پاس ہونے کے علاوہ میٹرک پاس بھی ہوں۔

انچارج تحریک جدید

علاقہ سری ہرگوبندپور میں احمدی مبلغ و مدرس پر حملہ

۹ جنوری کو موضع ہیلیش ڈوگر تھانہ سری گوبندپور میں مولوی نذیر احمد صاحب مولوی فاضل اور چوہدری نبی بخش صاحب اپنے رہائشی مکان میں درس دے رہے تھے۔ کہ اچانک دروازہ کھول چند اشخاص نے ایک نمبردار کی سرکردگی میں ان پر حملہ کر دیا۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضرین کے روک لینے پر ہر دو صاحبان بال بال بچ گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ شخص ہمارے مبلغ کو پہلے سے قتل کی دھمکیاں دیا کرتا تھا۔ اور اسی نیت سے اس نے یہ حملہ کیا۔ اور اب ناکام رہنے پر پھر قتل کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ ذمہ وار حکام توجہ فرمائیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

تلاش گمشدہ

ملک عزیز احمد صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین کوئٹہ کا لڑکا مسمی بشیر احمد جس نے ممکن ہے۔ اب نام تبدیل کر لیا ہو۔ اور جس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ عمر پندرہ سال قد درمیانہ رنگ سانولا ناک چپٹی سامنے کے ایک دو دانت ٹوٹے ہوئے۔ گذشتہ مارچ ۱۹۳۹ء سے ہمراہ محمد موسیٰ خلف شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کہیں چلا گیا تھا۔ اور ہنوز عدم پتہ ہے۔ دوست اس کی تلاش رکھیں۔ خصوصاً حیدرآباد سندھ کے دوست۔ کیونکہ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ کہیں اسی طرف ہے۔ اگر اس کا کوئی پتہ لگے۔ تو نظارت ہذا کو یا اس کے والد ملک عزیز احمد صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین محکمہ ایم۔ ای۔ ایس کوئٹہ کو اطلاع دیں۔ بہتر ہو کہ جہاں بھی وہ مل جائے اسے اپنے پاس ٹھہرا لیا جائے

ناظر امور عامہ

احباب کرام وی۔ پی وصول فرمانے کیلئے تیار رہیں

اخبار ۲۹۵ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء میں جن احباب کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ ان کے نام پندرہ جنوری ۱۹۴۰ء کو وی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ جن احباب نے ۱۵ جنوری سے قبل رقم ارسال فرما دی تھی۔ یا چندہ کی ادائیگی کے متعلق اطلاع دے دی تھی۔ ان کے نام وی۔ پی ارسال نہیں کئے گئے۔

جن دوستوں کی خدمت میں وی۔ پی پہنچیں۔ وہ براہ کرم انہیں ضرور وصول فرمالیں۔ کاغذ کی گرانی کے باعث اخراجات بہت بڑھ چکے ہیں۔ لہٰذا احباب کا فرض ہے۔ کہ وی۔ پی وصول فرما کر ہماری امداد فرمائیں۔

خاکسار مینیجر